روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 12 دسمبر 2002ء، 7 شوال 1423 ہجری - 12 فتح 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 281

غضب الٰہی سے بچنے کی دعا

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک سنتے تو یہ دعا کرتے۔

اے اللہ تو ہمیں اپنے غضب سے قتل نہ کرنا اور اپنے عذاب سے ہلاک نہ کرنا اور اس سے پہلے ہی ہمیں بچالینا۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذا سمع الرعد حدیث نمبر 3372)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں۔ اور تم میں خدا نہیں ہوگا بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا۔ لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں۔ اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ۔ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو۔ اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

(رسالہ الوصیت - روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 308)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں تازہ رپورٹ

(مرسلہ: محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بتدریج بہتری کی طرف مائل ہے۔ اور بلڈ پریشر۔ شوگر وغیرہ بھی کنٹرول میں ہیں۔ الحمد للہ۔ ہفتہ میں تین چار دن فزیوتھراپسٹ کی زیرنگرانی فزیوتھراپی کا عمل بھی جاری ہے۔

اللہ تعالیٰ جلد ہمارے پیارے امام کو شفاء کاملہ سے نوازے اور صحت و سلامتی والی فعال لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

وقف جدید کی تنظیم جماعت کی تربیت کیلئے بڑی اہم تنظیم ہے۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

AACP کا چھٹا سالانہ کنونشن

ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز (AACP) اپنا چھٹا سالانہ کنونشن مورخہ 18-19 جنوری 2002 بروز ہفتہ و اتوار منعقد کر رہی ہے۔ اس موقع پر ممبران کے لئے سافٹ ویئر ڈویلپمنٹ کا مقابلہ، اہم موضوعات پر لیکچر اور ٹیوٹوریل کے علاوہ ایک انفارمیشن ٹیکنالوجی شو کا بھی اہتمام کیا جا رہا ہے جس میں اس فیلڈ سے متعلقہ مختلف کمپنیز شرکت کریں گی۔ کمپیوٹر سائنس یا انفارمیشن ٹیکنالوجی سے وابستہ احباب و خواتین اور طلبہ و طالبات اپنی مقامی مجلس یا مرکزی دفتر سے فارم حاصل کر کے ممبر بن سکتے ہیں۔ مختلف مقامی مجالس کے رابطہ کی معلومات درج ذیل ہیں۔ جہاں مقامی مجالس قائم نہ ہوں وہاں کے رہائش پذیر مرکزی دفتر سے فارم یا دیگر معلومات منگوا سکتے ہیں۔

1- صدر مجلس ربوہ - فون 04524-211617
aacprabwah@hotmail.com

2- صدر مجلس لاہور فون: 0300-845548
umairahmad26@yahoo.com

3- صدر مجلس واہ کینٹ فون: 0300-8552887
dr_waqar@hotmail.com

4- صدر مجلس اسلام آباد فون: 0333-5170535
mazafar1@hotmail.com

5- صدر مجلس راولپنڈی فون: 051-4453546
Saleemahmad59@hotmail:com

6- صدر مجلس کراچی فون: 021-4821854
iamalik_1970@yahoo.com

مرکزی دفتر سے رابطہ کیلئے درج ذیل ایڈریس ہے۔
جنرل سیکرٹری 21/21 دارالرحمت شرقی الف ربوہ
فون: 213694
kaleemqureshi@hotmail.com

(چیئرمین ایسوسی ایشن)

ضرورت اساتذہ

نصرت جہاں اکیڈمی انگلش میڈیم بوائز سیکشن میں

باقی صفحہ 8 پر

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1952ء ③

19 مئی جماعت عدن کے محمود عبداللہ شبوطی مرکز میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آئے اور 25 مئی کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا انہوں نے فروری 60ء میں زندگی وقف کی۔اور 15 راگست 60ء کو بطور مربی سلسلہ عدن پہنچے۔

مئی میٹرک کے امتحان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلبہ نے یونیورسٹی میں اول، سوم، ششم اور ہفتم پوزیشنیں حاصل کیں۔جس پر حضور نے بے حد خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

مئی خلافت لائبریری کا قیام عمل میں آیا جو قصر خلافت کے ساتھ ایک پختہ عمارت میں قائم کی گئی۔

مئی پہلے احمدی مربی مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایک ماہ کے دورے پر لائبیریا پہنچے اور صدر مملکت سے ملاقات کی۔

2 جون احرار نے پریس کانفرنس میں احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو وزیر خارجہ کے عہدہ سے برطرف کرنے کا مطالبہ کیا۔

4 جون حضرت ماسٹر عبدالرحمان صاحب (سابق مہر سنگھ) رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1890ء)۔آپ نے حضرت مسیح موعود کی مبشر اولاد کو پڑھانے کا اعزاز حاصل کیا اور متعدد تصانیف لکھیں۔آپ نے جزائر انڈیمان میں جماعت قائم کی۔

11 جون پنجاب میں احمدیوں کے خلاف فرقہ وارانہ تقاریر سے صوبہ کا امن وامان درہم برہم ہونے لگا جس پر حکومت نے فرقہ وارانہ نوعیت کے تمام جلسوں پر پابندی لگادی۔جس پر یہ سوال اٹھایا گیا کہ حکومت کو مساجد میں ہونے والی سرگرمیوں پر پابندی لگانے کا کوئی حق نہیں۔حضرت مصلح موعود نے 8 جولائی کو الفضل میں اس بارہ میں مفصل مضمون شائع فرمایا۔

22 جون مفتی مصر شیخ حسنین محمد مخلوف نے مصر کے شاہ فاروق کے ایماء پر حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب وزیر خارجہ پاکستان کے خلاف کفر کا فتویٰ دیا جو اخبار الجریدہ کے 22 جون کے پرچہ میں شائع ہوا۔وزیر اعظم الھلالی نے اس فتویٰ کی تردید کے لئے شاہ فاروق سے مطالبہ کیا مگر ان کے انکار پر مستعفی ہو گئے۔ اہل عرب، مصری زعماء اور پریس نے اس فتویٰ کے خلاف سخت احتجاج کیا اور چوہدری صاحب کی عالم اسلام کی خدمات اور عظیم شخصیت کے اعتراف میں رطب اللسان ہو گئے۔بالآخر مفتی مصر کو یہ فتویٰ واپس لینا پڑا۔اور مفتی مصر کو 2 سال بعد ریٹائر کر دیا گیا۔شاہ فاروق کے خلاف 23 جولائی کو جمال عبدالناصر کی قیادت میں افواج نے بغاوت کر دی اور شاہ فاروق کا تختہ الٹ دیا گیا۔انہوں نے اٹلی میں جلاوطنی کی زندگی گزاری اور 18 مارچ 65ء کو راہی ملک عدم ہو گئے۔

اِرْحَمْ مِنَ السَّمَاء

تم نے ہمیشہ کی ہمیں فتح مبیں عطا
دشمن کو جھوٹی خوشیوں کا موقع نہیں ملا
لاچار ہم ہیں تُو تو نہیں ہے مرے خدا
ارحم من السماء ارحم من السماء

کرب و بلا کا باقی نہیں ہم میں حوصلہ
ہم نے تو لا کے خود کو ترے در پہ دھر دیا
جو حکم ہو تو خاک کی چٹکی سے ہو شفا
ارحم من السماء ارحم من السماء

تو وہ ہے جس نے کیڑے کو پتھر میں دی غذا
پرندوں نے ہے تجھی پہ توکل کیا ہوا
قادر! ہم بے بسوں کو زیادہ نہ آزما
ارحم من السماء ارحم من السماء

سائل تری جناب سے خالی نہیں پھرا
دنیا نے تو کسی کو کبھی کچھ نہیں دیا
تجھ کو تری صفات کریمی کا واسطہ
ارحم من السماء ارحم من السماء

تیری ہی ذات سے ملا ہے جو بھی سکھ ملا
فضل و کرم سے تیرے ٹلا جو بھی دکھ ٹلا
تیرے ہی در سے ملتی ہے بیمار کو شفا
ارحم من السماء ارحم من السماء

تجھ سے تو اے علیم! مرا کچھ نہیں چھپا
کوئی بھی جانتا نہیں مجھ کو ترے سوا
کیا مانگوں؟ کیسے مانگوں مجھے کچھ نہیں پتا
ارحم من السماء ارحم من السماء

سن لے تو ان خموش نگاہوں کی التجا
ہر دم میں تجھ سے مانگتی ہوں خیر کی دعا
دے دے شفا حضور کو شافی ہے تو خدا
ارحم من السماء ارحم من السماء

امۃ الباری ناصر

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

چوہدری محمد یوسف صاحب

حضرت چوہدری امین اللہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے حالات زندگی

آپ نے 1898ء میں اپنے والد محترم کی قبولیت احمدیت کے بعد بھائیوں کے ہمراہ دستی بیعت کی

ولادت و خاندانی حالات

والد محترم مکرم چوہدری امین اللہ صاحب کی ولادت موضع ملیاں تحصیل جنڈیالہ ضلع امرتسر میں 1886ء میں ہوئی- آپ کے والد گرامی کا نام مکرم چوہدری محمد بخش صاحب اور والدہ کا نام محترمہ کرم بی بی صاحبہ تھا- یہ ایک متوسط زمیندار گھرانہ تھا- خاکسار کے دادا بطور پٹواری محکمہ مال میں ملازمت کرتے تھے-

آپ کا گھرانہ تین بھائیوں اور ایک بہن پر مشتمل تھا- بڑے بھائی صاحب کا نام مکرم چوہدری محمد اسمٰعیل تھا چھوٹے بھائی کا نام محترم چوہدری مہر اللہ تھا اور چھوٹی ہمشیرہ کا نام محترمہ مہر بی بی صاحبہ تھا- تینوں بھائیوں نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں سے حاصل کی بعد میں بغرض تعلیم قریبی قصبہ کے سکول میں جاتے رہے-

قبول احمدیت

والد محترم کے بیان کے مطابق ان کے خاندان میں قبول احمدیت کے بارہ میں واضح اشارہ مکرم چوہدری محمد بخش صاحب کو ایک مبشر خواب کے ذریعہ دیا گیا- میرے والد صاحب مرحوم نے خاکسار کو بتایا کہ ایک رات ان کے والد مرحوم نے خواب میں دیکھا کہ ان کے گاؤں کے ایک بڑے میدان میں ایک بزرگ سوہاگہ (لکڑی کا ایک بھاری شہتیر جو بیلوں کے ساتھ جوت کر زمیندار لوگ زرعی زمین ہموار کرنے کا کام لیتے ہیں) پر کھڑے ہو کر بآواز بلند یہ اعلان کر رہے ہیں کہ اس گاؤں کے تمام لوگ یہ سن لیں کہ تھوڑی ہی دیر میں ایک شدید قسم کا طوفان باد و باراں برپا ہونے والا ہے جس کی وجہ سے شدید تباہی اور بربادی کا خطرہ ہے- لیکن اس تباہی سے وہ لوگ بچا لئے جائیں گے جو اس سوہاگہ کے اوپر آ کر کھڑے ہوں گے- اس بزرگ کی پکار سن کر میرے والد صاحب محترم کے والد مع اپنے تینوں بیٹوں کے (یعنی میرے والد صاحب اور دونوں بھائی) اس سوہاگہ پر گاؤں کے دیگر بے شمار لوگوں کے ہمراہ آ کر کھڑے ہو گئے- خواب میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ سوہاگہ وسیع و عریض جگہ پر پھیل گیا ہے اور لاتعداد لوگ اس پر آ کر کھڑے ہو گئے ہیں- اتنے میں شدید طوفان باد و باراں کی وجہ سے پورا گاؤں اندھیرے میں ڈوب گیا ہے- مکان اور درخت اس طوفان کی زد میں آ کر گرنے لگے ہیں- کافی تباہی اور بربادی کے بعد جب یہ طوفان تھما تو لوگوں نے دیکھا کہ لاتعداد لوگ جو سوہاگہ کے اوپر سوار تھے ہر قسم کے گزند سے بالکل محفوظ ہیں- جن کے گھر بھی محفوظ تھے- اپنے گھروں کو واپس آ گئے-

میرے دادا جان چونکہ بہت مذہبی تھے لٹریچر ان کے زیر مطالعہ رہتا تھا ان کو حضرت مسیح موعود کے اشتہارات اور دیگر ذرائع سے حضرت مسیح موعود کا علم ہو چکا تھا خواب میں طوفان سے بچانے والے بزرگ کو دیکھ چکے تھے- ان کے دل و دماغ میں قادیان جا کر حضرت مسیح موعود کی زیارت کا شوق تیزی سے موجزن ہوا چنانچہ چند ہی روز پر وہ قادیان پہنچ گئے اور حضرت مسیح موعود سے شرف باریابی حاصل کیا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہ تو وہی شخص ہیں جو خواب میں نظر آئے تھے- اس پر میرے دادا جان پر حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو گئی اور محترم دادا جان کی درخواست پر حضرت مسیح موعود نے دستی بیعت قبول فرما کر 1898ء میں ہمارے خاندان کے پہلے فرد کو احمدیت میں داخل ہونے کا شرف بخشا-

قبول احمدیت کے بعد ہمارے دادا گاؤں لوٹے تو انہوں نے اپنے تینوں بیٹوں کو بھی اس سچائی کے قبول کرنے کی تلقین کی چنانچہ تینوں بیٹے (یعنی حضرت چوہدری محمد اسماعیل صاحب حضرت چوہدری امین اللہ اور حضرت چوہدری مہر اللہ صاحب) فوراً قادیان پہنچے اور حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کر کے 1898ء میں ہی داخل احمدیت ہوئے-

مخالفت کا سامنا

جونہی اس خاندان کے قبول احمدیت کے بارہ میں برادری کے لوگوں اور دیگر گاؤں والوں کو علم ہوا تو انہوں نے شدید مخالفت شروع کر دی اور گاؤں میں اس خاندان کے ساتھ ہر طرح سے بائیکاٹ کرنے کی تحریک شروع کر دی- اور اس میں کچھ حد تک کامیاب بھی ہوئے یہاں تک کہ روزانہ استعمال اور کھانے پینے کی اشیاء کے حصول میں رکاوٹ پیدا کر کے مسائل پیدا کرنے شروع کر دیئے- ان سب مسائل کا اور مشکلات کا خاندان کے افراد نہایت حوصلہ اور جرات مندی سے مقابلہ کرتے رہے- بعد میں شرفاء کے ایک طبقہ نے مخالفین کو ان حرکتوں سے روکا لیکن ایک عارضی کمی کے سوا مخالفین پر کوئی خاص اثر نہ ہوا اور دادا ابو اور تینوں بھائی دل و جان سے جو سچائی قبول کر چکے تھے اس پر مضبوطی سے قائم رہے-

حضرت چوہدری محمد بخش صاحب کی وفات

مخالفت کے دوران میرے دادا جان بقضائے الٰہی وفات پا گئے اور گاؤں میں ہی اپنے ملکیتی کھیتوں میں مدفون ہوئے- ان کی وفات کے بعد ان کے تینوں بیٹے تلاش معاش کے سلسلہ میں نکلے چنانچہ والد صاحب مرحوم تو برٹش آرمی میں بھرتی ہو گئے اور ملازمت کے سلسلہ میں بیرون ملک بھجوا دیئے گئے- چوہدری محمد اسماعیل صاحب نے محکمہ مال میں ہی ملازمت اختیار کر لی- اور چوہدری مہر اللہ صاحب مرحوم نے محکمہ ریلوے میں ملازمت کی- اس طرح سے ان تینوں بھائیوں نے اپنے آبائی گاؤں سے نقل مکانی اختیار کر لی-

قادیان میں سکونت

تینوں بھائیوں نے آبائی گاؤں چھوڑنے اور ملازمتیں اختیار کرنے کے بعد باہمی مشورہ سے محلّہ دارالرحمت قادیان میں اپنے رہائشی مکانوں کی تعمیر کے لئے نصف بلاک سکنی اراضی خرید کر لی اور اپنی ملازمتوں سے حاصل ہونے والی تنخواہوں سے رقم پس انداز کر کے قادیان دارالامان میں مکانات تعمیر کروا لئے اس طرح سے ان تینوں بھائیوں کے کنبوں کے لئے اپنے اپنے مکانوں میں اپنے پیارے آقا کے قدموں میں رہائش اختیار کرنا ممکن ہوا- اور مشترکہ زرعی زمینوں کے جھگڑوں سے نجات حاصل کر کے دین سے معطر فضاؤں میں سانس لے کر روحانی آسودگی محسوس کی اور ہمیشہ کے لئے مسیح موعود کی پاک بستی میں ڈیرہ جما لیا-

جنگ عظیم اول ختم ہونے کے بعد محترم والد صاحب برٹش آرمی سے فارغ ہو گئے اور قادیان میں مستقل رہائش کر لی انہوں نے حسب حال اپنے ہی کاروبار کو ذریعہ معاش بنا لیا- تاہم ان کے دونوں بھائی صاحبان نے اپنے اپنے محکموں میں ملازمتیں جاری رکھیں اور قادیان میں مقیم اپنے اپنے کنبوں کو مالی اعانت مہیا کرتے رہے- جس کے طفیل قادیان کے پاکیزہ دینی ماحول میں ان کے بچے تعلیم حاصل کرتے رہے-

قادیان کا پاکیزہ ماحول

محترم والد صاحب مرحوم نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ (تقریباً 40 سال) حضرت مسیح موعود- حضرت خلیفۃ المسیح الاول اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے قدموں میں گزارا اور بصد خوشی خدمت دین میں پیش پیش رہ کر حصہ لیتے رہے- سلسلہ عالیہ احمدیہ سے دل و جان سے مضبوط وابستگی قائم رکھی- پانچ وقتہ نماز باجماعت نہایت التزام سے ادا کرتے اور اگر کوئی نماز باجماعت ادائیگی سے رہ جاتی تو اس سستی کا اپنے آپ کو ذمہ دار قرار دے کر توبہ استغفار کرتے- ماہ رمضان میں کوئی موقع ثواب حاصل کرنے کا ضائع نہ ہونے دیتے- درس قرآن مجید باقاعدگی سے سنتے اور نماز تراویح میں قرآن شریف سننے کا اسقدر اہتمام کرتے کہ اپنے محلّہ کی بیت الذکر میں بعد نماز عشاء نماز تراویح ادا کرنے اور سحری سے پہلے نماز تہجد کے لئے بیت مبارک پیدل چل کر جاتے اور پھر سحری سے پہلے پہلے گھر پہنچ کر روزہ رکھتے- ہماری ہوش سنبھالنے سے بہت پہلے مع والدہ محترمہ وصیت کے مبارک نظام سے منسلک ہو چکے تھے- چندہ وصیت اور دیگر چندہ جات کی ادائیگی میں ہرگز کوئی کوتاہی نہ کرتے- تحریک جدید کے دفتر اول کے شروع کے مجاہدین میں شامل ہوئے اور دیگر لواحقین کو اس مبارک تحریک میں شامل کرنے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے- ہر سال 15 دن وقف عارضی میں وقف فرماتے اور تقریباً ہر سال اپنے آبائی گاؤں (موضع ملیاں- ضلع امرتسر) تشریف لے جا کر اپنے عزیز رشتہ داروں کو دین حق میں شمولیت کی تلقین فرماتے- حضرت مسیح موعود کے اکابر رفقاء کی صحبت میں بیٹھنا اپنے لئے خاص اعزاز تصور کرتے بلکہ اور دنیاوی امور میں بھی ان بزرگان کے مشورہ کو اپنے لئے باعث برکت یقین فرماتے-

اولاد

محترم والد صاحب مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹے اور چھ بیٹیاں عطا فرمائیں ایک بیٹا تو چھوٹی عمر میں اللہ تعالیٰ کو پیارا ہو گیا- باقی بچوں کی پرورش اور سکولوں میں تعلیم و تربیت کی اللہ تعالیٰ نے بطریق احسن توفیق عطا فرمائی اور بفضلہ تعالیٰ سب بیٹے بیٹیاں اچھی تعلیم سے آراستہ ہوئے- سب بچوں کی اپنی زندگی میں شادیاں کرنے کی توفیق پائی اور سب کو اپنی زندگی میں ہی بابرگ و بار ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا- بفضلہ تعالیٰ محترم والد صاحب کے بوقت وفات پچپن (55) کے قریب اولاد اور نواسے نواسیاں تھیں- اس جگہ یہ راقم اگر مختصراً یہ عرض کر دے تو بے جا نہ ہو گا کہ حضرت اماں جان کی خدمت اقدس میں جب کبھی بھی ہماری دادی اماں حاضر خدمت ہوتیں آپ ہمیشہ یہ کہہ کر مخاطب فرماتیں کہ "آ جاؤ زیادہ پوتیوں والی کس کام آئی ہو" واضح رہے کہ ہمارے تایا ابو اور چچا جان کے ہاں بھی سوائے ایک لڑکے کے صرف لڑکیاں ہی تھیں- میرے والد محترم کے ایک نواسے عزیزم چوہدری ریاض احمد صاحب پسر مکرم چوہدری کمال الدین صاحب آف مردان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی جان کی قربانی راہ مولا میں دینے کا شرف بخشا- الحمدللہ- دوسرے نواسے عزیزم فلائٹ لیفٹیننٹ محمد سلیمان مبشر تھے جو 1965ء کی جنگ میں وطن کی راہ میں لڑتے ہوئے قربان ہوئے اللہ تعالیٰ ان ہر دو کے درجات اپنے حضور میں مزید بلند فرمادے- آمین ثم آمین-

قادیان سے ہجرت اور

لاہور قیام

1947ء میں جب ملک کا بٹوارہ عمل میں آیا اس پختہ عزم کے ساتھ کہ مرکز سلسلہ قادیان کو کسی صورت میں بھی چھوڑ کر نہیں جائیں گے قادیان میں ٹھہرے رہے۔ حفاظت مرکز کے سلسلہ میں جو ڈیوٹی بھی لگائی گئی بخوشی ادا کرتے رہے یہاں تک کہ مورخہ 3 اکتوبر ہمارے محلّہ (دارالرحمت) پر کرپانوں اور دیگر آتشیں اسلحہ کے ساتھ مسلح حملہ کر دیا گیا کافی دیر تک خدام اور انصار بغیر ہتھیاروں کے دفاع کرتے رہے متعدد احمدی حضرات اس مقابلہ میں قربان ہوئے اور کچھ شدید طور پر زخمی ہوئے۔ انہیں شدید زخمی احباب میں میرے والد صاحب مرحوم اور محترم تایا جان چوہدری محمد اسماعیل صاحب بھی شامل تھے۔ حملہ آور سکھوں نے ہمارے گھر پر جب یلغار کی تو دونوں بھائیوں نے محض لاٹھیوں کی مدد سے دفاع کرنے کی کوشش کی لیکن کرپانوں اور کلہاڑیوں کے حملوں کی وجہ سے ان دونوں کے سروں اور ہاتھوں پر کاری زخم آئے۔ نہایت مشکل حالات میں چند خدام کی مدد سے جو خوش قسمتی سے اتفاقاً وہاں پہنچ گئے تھے ان دونوں کو وہاں سے نکال کر نور ہسپتال پہنچایا گیا۔ جہاں سے ابتدائی مرہم پٹی کے بعد ان کو تعلیم الاسلام ہائی سکول پہنچا دیا گیا۔ جہاں محلّہ جات سے آمدہ مستورات اور عمر رسیدہ افراد ٹھہرے ہوئے تھے۔ محترم ڈاکٹر محمد عبداللہ خان صاحب نے (کوئٹہ والے) اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے فوری طور پر نہایت توجہ اور تن دہی سے علاج فرمایا۔ بالآخر مورخہ 12 اکتوبر 12 فوجی ٹرکوں پر مشتمل ایک فوجی قافلہ قادیان پہنچا جس کے ذریعہ سے مجھے دونوں زخمی بزرگوں اور میری والدہ صاحبہ کو لاہور روانگی کی اجازت مل گئی۔ ایک رات کی کٹھن اور پرخطر مسافت کے بعد مورخہ 13 اکتوبر کو یہ قافلہ بالآخر رتن باغ جودھامل بلڈنگ پہنچ گیا۔ میو ہسپتال لاہور میں چند روز زیر علاج رہنے کے بعد زخم قدرے ٹھیک ہونے پر ان دونوں کو فارغ کر دیا گیا۔

لاہور میں مختلف عارضی رہائش گاہوں میں مقیم رہنے کے بعد ہم لوگوں کو بیڈن روڈ پر ایک مکان الاٹ ہو گیا۔ محترم والد صاحب یہاں رہائش اختیار کرنے پر اس لئے بھی بہت خوش تھے کہ یہاں رتن باغ بہت قریب تھا اور والد صاحب مرحوم کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی اقتداء میں باجماعت نمازیں ادا کرنے اور حضور کی مجالس میں حاضر رہنے کا موقع نصیب ہو جاتا تھا۔ یہ خاکسار چونکہ قادیان میں صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت میں تھا جودھامل بلڈنگ لاہور میں بھی صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں میری ملازمت بحال ہو گئی۔ اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے پریشان حال کنبہ کو روزگار کے سامان پیدا فرما دیئے۔

تبصرہ کتب

ہمارا چاند قرآن ہے

نام کتاب: ہمارا چاند قرآن ہے

مرتب: صفدر نذیر گولیکی صاحب

پبلشر: لجنہ اماء اللہ لاہور

تعداد صفحات: 72

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

خدا تعالیٰ کی آخری شریعت اور مکمل ضابطہ حیات قرآن کریم کی صورت میں بنی نوع انسان کی ابدی ہدایت کے لئے اتارا گیا۔ اس کی عظمتیں اور خوبیاں اس قدر ہیں کہ قلم ان کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ نے اپنے علم کلام میں خدا تعالیٰ کی زندہ کتاب کے محاسن بیان کرتے ہوئے کلام الٰہی کی عظمت کا حق ادا کر دیا ہے۔ قرآنی تعلیمات کے پرچار اور اس کی اشاعت کی جماعت کو کثرت سے توفیق مل رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود کی سیرت کا ایک درخشندہ پہلو آپ کا عشق قرآن ہے۔ اور آپ کے طفیل یہ عشق آپ کے خلفاء، رفقاء اور متبعین میں بھی پیدا ہوا ہے۔ زیر تبصرہ کتاب میں قرآن کریم کی عظمت، اس کے محاسن، اس کی تعلیمات اور کتاب الٰہی کی پیروی کے بارہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ کے بعض ارشادات اور تحریروں کو اکٹھا کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ منتخب منظوم کلام در مدح قرآن کریم بھی شامل کیا گیا ہے۔ نثر میں حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کی تحریریں ہیں جبکہ نظم میں حضرت مسیح موعود، حضرت مصلح موعود، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کے منظومات شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کلام الٰہی کا مرتبہ سمجھنے اور اس کی پرکیف اور ابدی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ آمین۔

(ایم۔ ایم۔ طاہر)

عطیہ منصورہ صاحبہ

مکرم ڈاکٹر ملک نیر احمد صاحب غزالی مرحوم

میرے والد کا نام ڈاکٹر نیر احمد صاحب غزالی تھا۔ اور پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کی ساری زندگی اپنے علاقے کے لوگوں کی خدمت میں گزری۔ آپ بہت خوش مزاج تھے۔ ہر وقت چہرے پر مسکراہٹ بکھری رہتی تھی۔ ہر آڑے وقت میں آپ نے ہمت اور بہادری سے کام لیا۔ ذاتی زندگی میں آپ غریبوں کے ہمدرد جماعت احمدیہ سے بے پناہ محبت کرنے والے ہر ایک کے دکھ میں شریک، اپنے بچوں کے ساتھ انتہائی نرمی کا سلوک کرنے والے اور عبادت گزار تھے۔ اپنی بیٹیوں سے خاص محبت رکھتے تھے۔ ہماری ہر خواہش کو پورا کرتے آپ نے ہمیں کبھی نہیں ڈانٹا ہر بات بہت نرمی سے سمجھاتے۔

سلانوالی میں قیام

1950ء میں محترم والد صاحب مرحوم کو سلانوالی ضلع سرگودھا میں زرعی اراضی کی عارضی طور پر الاٹمنٹ ہو گئی اور رہائش کے لئے ایک مکان بھی الاٹ ہو گیا۔ یہ زمین نہایت اعلیٰ قسم کی نہری زمین تھی۔ محترم والد صاحب نے مزارعوں کی مدد سے اس اراضی پر کاشت کا سلسلہ شروع کروا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے بہت برکت عطا فرمائی۔ کچھ مہاجر اور مقامی احمدی دوستوں کے تعاون سے سلانوالی میں باقاعدہ جماعت قائم ہو گئی۔ نماز باجماعت کی ادائیگی اور چندہ جات کی وصولی کا اہتمام کیا گیا۔ کچھ نئے غیر از جماعت احباب میں دعوت الی اللہ کا سلسلہ بھی شروع ہوا۔ دریں اثناء 1953ء میں احمدیوں کے خلاف تحریک کے اثرات سلانوالی میں بھی پڑنے شروع ہو گئے۔ والد صاحب محترم اور دیگر احباب جماعت نے نہایت ثابت قدمی سے بے بنیاد اعتراضات کا جواب دینا شروع کیا تو احمدیوں کے خلاف تحریک چلا کر کھانے پینے اور دیگر اشیاء کی فروخت کا سلسلہ بند کر دیا گیا۔ یہاں تک میری دادی اماں کی وفات پر جو کہ موصیہ تھیں جنازہ بغرض تدفین ربوہ لانے کے انتظامات میں شدید رکاوٹیں پیدا کی گئیں نتیجتاً ان کو مجبوراً سلانوالی میں ہی امانتاً دفن کرنا پڑا۔ احمدیوں کے خلاف شدید قسم کے بائیکاٹ کی تحریک کی وجہ سے دوکانداروں سے سبزی اور گوشت کی فراہمی بھی روک رکھی تھی۔ محترم والد صاحب اکثر اوقات گھر میں ہی نمک مرچ پیس کر کھانا کھا لیا کرتے تھے۔ بڑھاپے کی عمر میں مناسب خوراک نہ ملنے کی وجہ سے معدہ کی خرابی اور دیگر عوارضات کا شکار ہو گئے جو بعد میں ٹائیفائڈ میں بدل گئے۔ علاج کی غرض سے لاہور لایا گیا۔ لاہور کے مختلف ہسپتالوں میں کچھ دن زیر علاج رہے لیکن خالق حقیقی کے حضور سے واپسی کا حکم صادر ہو چکا تھا۔ بالآخر شمع احمدیت کا یہ جانثار پروانہ۔ محبت۔ ایثار اور قربانی کا یہ پیکر مورخہ 21 اگست 1954ء کو اپنے خالق و مالک کے حضور حاضر ہو گیا۔ اگلے روز مورخہ 22 اگست 1954ء ان کی تدفین مقبرہ بہشتی ربوہ میں عمل میں لائی گئی۔ خدا تعالیٰ اس درویش صفت انسان کی تربت پر ہزاروں ہزار رحمتیں نازل فرمائے۔ اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ کو مارچ 1997ء میں انجائنا کا اٹیک ہوا۔ آپ خود کہتے تھے کہ میں یہ دعا کرتا رہا "کہ اے اللہ میرے بچے کسی قابل ہو جائیں تو مجھے اپنے پاس بلا لینا"۔ اور آپ کی یہ دعا قبول ہوئی۔ ہمارے بڑے بھائی کی نوکری شروع ہوئے صرف چودہ دن ہوئے تھے کہ ابو دن کو ہی کلینک سے واپس آ گئے۔ اور پوچھنے پر بتایا کہ طبیعت تھوڑی خراب ہے۔ ہم سب کو سونے کا کہہ کر خود بھی لیٹ گئے۔ اگلے دن 10 جولائی کو آپ خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔

آپ سابق صدر جماعت احمدیہ محمودہ راولپنڈی مولوی میراں بخش صاحب کے بیٹے تھے جو علاقہ کے پڑھے لکھے اور معزز لوگوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ہمارا پورا خاندان ٹیچنگ کے شعبہ سے وابستہ رہا ہے۔ میرے والد بھی پہلے ٹیچر تھے اس کے بعد ہومیو پیتھک کورس کر کے اپنا کلینک کھولا آپ کبھی کلینک سے چھٹی نہیں کرتے تھے آپ نے یہ اپنی زندگی کا مقصد بنایا کہ مریضوں کو سستا علاج دینا ہے۔ غریبوں کو مفت دوائیں دیتے۔ اب آپ کے مریض روتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب چلے گئے ہیں تو اب ہم بھی نہیں بچیں گے۔ آپ کے ہاتھ میں بہت شفا تھی۔ صحت سے ناامید لوگ بھی آپ کی دوائی سے واضح فرق محسوس کرتے تھے۔ آپ آخری دن تک لوگوں کی خدمت میں لگے رہے۔

آپ کے پسماندگان میں بیوی، تین بیٹے اور چار بیٹیاں والد محترم اور دو بھائی چھوڑے ہیں۔ جن میں صرف بڑی بیٹی کی شادی ہوئی ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام خاندان کو صبر جمیل عطا کرے اور انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین

احمدی معاشرے کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے انفرادی اور اجتماعی کوششوں کی ضرورت ہے۔

ترجمہ: راجا نصر اللہ خان صاحب

انگریزی اخبارات میں شائع ہونے والے مضامین کا ترجمہ

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی یادیں جو بھلائی نہیں جاسکتیں

محترم صاحبزادہ صاحب کے ساتھ کام کرنے والے بعض دانشوروں کا خراج تحسین

نوٹ: - روزنامہ ڈان اور دی نیشن میں حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی وفات کے بعد آپ پر لکھا جانے والا نوٹ اور دوسرے دو مضامین جو جناب ایم راشد صاحب ماہر تعلیم و اقتصادیات اور جناب منیر عطاء اللہ صاحب نے لکھے ہیں ان کا ترجمہ قارئین کے استفادہ کے لئے پیش ہے۔

ایم-ایم-احمد-ایک نادر اور باوقار شخصیت

(تحریر: ایم راشد)

منیر عطاء اللہ صاحب نے اپنے خراج تحسین (مطبوعہ ڈان 2راگست) میں ایم ایم احمد صاحب کی خدمات کی فہرست گنوائی ہے۔وہ اس وقت منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئر مین کے عہدے پر فائز تھے جب میں 1968ء میں ان سے پہلی بار ملا- میں اعزازی طور پر ایک ماہر معاشیات کے طور پر فرائض انجام دے رہا تھا- میں ریلوے سٹیشن کے سامنے واقع منصوبہ بندی کمیشن کی پرانی عمارت میں جایا کرتا تھا- میں اپنا دن بھر کا کام ختم کرنے کے بعد وہاں بحیثیت ڈائریکٹر ایجوکیشن جاتا تھا- میں پنجاب کے سیکرٹری تعلیم کے ماتحت کام کرتا تھا- جب میں گورنمنٹ کالج لاہور کا پرنسپل تھا تو میں نے اس ادارے کو اپنے معاملات خود چلانے کے اختیارات کے حق میں زبردست تگ ودو کی تھی لیکن سیکرٹری تعلیم نے اس تجویز کی مخالفت کی- میں نے اصرار جاری رکھا-انہوں نے اس الجھن کا حل یہ نکالا کہ میرا تبادلہ بطور ڈائریکٹر ایجوکیشن راولپنڈی کر دیا- یہ ایک تعزیری اقدام تھا لیکن میں نے اسے خاموشی سے برداشت کیا-

بعد میں منصوبہ بندی اور بہبود سے متعلق اقوام متحدہ کے ایشیائی ادارہ نے مجھے بنکاک میں تعلیمی منصوبہ بندی کے ماہر کے طور پر منتخب کر لیا-اور کاغذات معاشی معاملات کی ڈویژن کو بھجوائے گئے جہاں سے منظوری کے لئے یہ حکومت پنجاب کو بھجوا دیئے گئے- سیکرٹری تعلیم نے اس کام کو بگاڑنے کی کوشش کی اور یہ بات جناب ایم-ایم-احمد کو پتہ چل گئی-انہوں نے اس کی خوب سرزنش کی کہ اس کا یہ رویہ کسی سیکرٹری کے شایان شان نہیں تھا- آخر 1968ء کے ماہ اکتوبر میں مجھے یہ ملازمت کرنے کی اجازت مل گئی-

جناب ایم-ایم-احمد انتہائی درجے کے شریف النفس انسان تھے-وہ بے بس وبیکس لوگوں کی بہبود کے لئے کمربستہ رہتے تھے-انہیں معاشی اور مالیاتی امور پر مکمل گرفت حاصل تھی اور اس بات کا اندرون و بیرون ملک اعتراف کیا گیا-وہ ایک نادر شخصیت تھے-

ایم-ایم-احمد کی 1968ء کی وہ نوازش میرے سامنے نمایاں ہے- چونتیس برس گزر جانے کے باوجود ایم-ایم-احمد کی ذی وقار شخصیت میرے ذہن پر نقش ہے- یہ سطور جناب ایم-ایم-احمد کے عظمت و وقار کو خراج تحسین کے طور پر رقم کی گئی ہیں-

(روزنامہ ڈان 4 راگست 2002ء)

انتقال پرملال

کس طرح چند ہزار لوگ اتنی کم قوت کے استعمال سے اتنے زیادہ لوگوں اور اتنے بڑے اور مختلف النوع علاقہ پر دوسو سال تک حکومت کر گئے-

یہ علاقہ ہندوستان تھا اور حکمرانوں کا مرکزی حصہ افسانوی شہرت کی انڈین سول سروس تھی جو دنیا بھر میں بہترین تھی ایسے لوگوں میں ایک قلیل تعداد جو پاکستان کے حصہ میں آئی یا جنہوں نے پاکستان کا انتخاب کیا- یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے ایسے حکومتی نظم ونسق کی تعمیر کی جس نے لکھوکھہا مہاجرین کو آباد کرنے کے کٹھن کام کا سامنا کیا اور اس کے ساتھ لوگوں کی اسی قدر بڑی تعداد کی املاک کی نگہداشت کی جو ہندوستان کی جانب منتقل ہوگئے-اس عظیم الشان کام اور اس کے ساتھ جنم لینے والی ترغیبات وتحریصات سے نمٹنے کے سلسلہ میں ان میں سے اکثریت نے اپنے آپ کو اس دور کے مورخین سے خراج تحسین حاصل کرنے کا اہل ثابت کیا یعنی یہ کہ وہ لوگ ''انتہائی منصف مزاج اور بدوں کسی جھکاؤ کے سچے اور کھرے تھے جو اپنے اختیارات کو خود غرضانہ مقاصد کے لئے استعمال نہیں کرتے تھے بلکہ اس طور پر استعمال کرتے تھے جسے وہ حق سمجھتے تھے''- وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ اور قانون قدرت کے تحت یہ لوگ ایک ایک کر کے رخصت ہو رہے ہیں.........اس زمرہ کے حال ہی میں انتقال کر جانے والے فرد ایم-ایم-احمد ہیں جو منگل کے روز (23ر جولائی 2002ء) واشنگٹن میں وفات پا گئے- ابتدائی سالوں میں وہ سیالکوٹ اور میانوالی کے ڈپٹی کمشنر مقرر ہوئے- بعد میں وہ حکومت پاکستان کے ماہر اقتصادیات کے طور پر ابھرے اور آخر میں ورلڈ بینک تک پہنچے-ایم-ایم-احمد کی نسبت زیادہ ذہانت والے لوگ موجود تھے لیکن غالباً ان سے بڑھ کر قابل اعتماد اور محنتی اور کوئی نہیں تھا-اس خوبی نے انہیں وطن عزیز میں نواب آف کالاباغ (ملک امیر محمد خان سابق گورنر مغربی پاکستان-مترجم) ایوب اور یحییٰ کا منظور نظر بنا دیا اور واشنگٹن میں رابرٹ میکنا مارا کا- (پریذیڈنٹ ورلڈ بنک-مترجم) ان کی اقتصادیات کے میدان میں مہارت اور ان کی دیانتداری اور راستبازی پر سب انحصار کر سکتے تھے-''

(روزنامہ ڈان مورخہ 24 رجولائی 2002ء ص3)

ایم-ایم-احمد-کچھ ذاتی یادیں

(تحریر منیر عطاء اللہ)

''مرزا مظفر احمد صاحب واشنگٹن مین انتقال کر گئے-وہ لوگ جو انہیں اچھی طرح جانتے تھے ان کے ذہن وقلب کی بہت سی غیر معمولی خوبیوں کی وجہ سے انہیں یاد رکھیں گے-تقسیم برصغیر کے بعد کے پاکستانی جنہوں نے (صدر) یحییٰ کا دور دیکھا ہے ایم-ایم-احمد کی طویل اور شاندار عوامی خدمت کے ریکارڈ کے حوالے سے ان کے بارہ میں علم حاصل کر سکتے ہیں-

تقسیم ملک کے وقت وہ امرتسر کے ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر تھے- انہوں نے آئندہ خدمت کے لئے پاکستان کا انتخاب کیا اور اپنا سارا قیمتی ساز وسامان وہیں (امرتسر میں) چھوڑ دیا-

ان کی پاکستان میں پہلی تعیناتی بطور ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ ہوئی- یہ شہر وسیع پیمانے پر ہونے والی ہجرت کی ہلچل کے نتیجہ میں مظالم اور مصائب کی آماجگاہ بنا ہوا تھا-ایم-ایم-احمد نے مسلمان مہاجرین کے آرام اور آبادکاری کے لئے نہایت تابانہ کام کیا-اس کے ساتھ ہی انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مقتول ہندوؤں اور سکھوں کی بھی باوقار طریقے سے تدفین کے کام کو اولیت دی جائے-اس زمانے کا ایک اور واقعہ جو انہوں نے بعد میں سنایا یہ تھا کہ لیڈی ماؤنٹ بیٹن نے (جو انڈین ریڈ کراس کی سربراہ تھیں) نے سیالکوٹ میں موجود گورے افسران کو یہ حکم دیا کہ وہ سیالکوٹ میں محفوظ شدہ مصنوعی انسانی اعضاء کی ایک بڑی کھیپ فوری طور پر دہلی بھجوائیں- لیکن میاں صاحب (جناب ایم-ایم-احمد) نے خود ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر وہ بھرے ہوئے (زیل کے) ڈبے خالی کرا لئے (کیونکہ بھیجے جانے والے اعضاء وغیرہ اب پاکستان کی ملکیت تھے-مترجم) میاں صاحب کی اگلی تعیناتی بطور ڈی-سی دورافتادہ شہر میانوالی میں ہوئی اس کا ایک اچھا پہلو یہ نکلا کہ اپنے فرائض کی ادائیگی کے نتیجہ میں انہیں نواب آف کالاباغ کی طرف سے خوب تکریم ملی- یہ امر اس وقت میاں صاحب کے لئے بہت مفید ثابت ہوا جب نواب صاحب پنجاب کے گورنر بن گئے اور میاں صاحب لاہور سیکرٹریٹ میں آگئے-جلد ہی انہیں زیادہ اہم ذمہ داریاں سنبھالنے کے لئے اسلام آباد میں تعینات کیا گیا- صدر ایوب کے دور میں وہ یکے بعد دیگرے سیکرٹری تجارت پھر سیکرٹری وزارت خزانہ اور بالآخر پلاننگ کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین مقرر ہوئے-

صدر یحییٰ خان کے مشیر برائے اقتصادی امور کی حیثیت میں وہ غالباً اپنے وقت کے سب سے طاقتور سول سرونٹ تھے اور انہیں مندرجہ بالا تینوں وزارتوں کی نگرانی کے اختیارات حاصل تھے- یہ گزرے ہوئے دن جنہیں ایک زمانہ بیت گیا ایسا دور تھا جس میں مجموعی طور پر پبلک سروسز کی بےحد توقیر کی جاتی تھی اور محترم میاں صاحب متفقہ طور پر بہترین لوگوں میں سے بھی بہترین تھے- ان کے پورے عرصہ ملازمت میں اختیارات کے غلط استعمال' ناجائز نوازشات' بدعنوانی اور طاقتور عناصر کی طرفداری سے متعلق کسی کھسر پھسر کا اشارہ تک نہیں ملتا- وہ ان تمام لوگوں سے جن کا ان کے ساتھ واسطہ پڑا عزت واحترام سمیٹتے ہوئے اپنی پیش نظر بلندیوں اور رفعتوں کو طے کرتے چلے گئے- جیسا کہ ہم جانتے ہیں اس طرح کا اکرام و احترام آسانی سے حاصل نہیں ہوتا اور اس کے لئے اپنے فن میں زبردست مہارت کے علاوہ خاص صلاحیت کی بھی ضرورت ہوتی تھی- اپنے وسیع اختیارات اور اعلیٰ منصب کے باوجود میاں صاحب میں تکبر نام کی کوئی چیز نہیں تھی- وہ ہمہ وقت نرم گفتار تھے اور بڑے تحمل سے دوسروں کی بات سنتے تھے- وہ دائماً ایک انصاف پسند اور دردمند انسان تھے-

سول سروس سے ریٹائر ہونے کے بعد بھٹو نے انہیں ورلڈ بنک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں پاکستان کی نمائندگی کے لئے منتخب کیا یہاں بھی میکنا مارا (صدر ورلڈ بنک) نے ان کی قدر و قیمت کو پہچانا اور انہیں کئی اضافی ذمہ داریاں سونپیں خاص طور پر جن کا تعلق تیسری دنیا کے ممالک کی معاشی ترقی کے مسائل سے تھا-''

(دی نیشن 29ر جولائی 2002ء' ڈان' 2- اگست 2002ء)

اخلاق اور اعمال کی درستی کے لئے صرف ارادہ ہی کر لینا کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ مشق اور محنت کی بھی ضرورت ہوتی ہے-
(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کار پرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34529 میں امتیاز بدر ہاشمی ولد عبدالسلام مبشر قوم ہاشمی پیشہ ملازمت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2002-9-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2200 روپے ماہوار بصورت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد امتیاز بدر ہاشمی ولد عبدالسلام مبشر دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد وصیت نمبر 26750 گواہ شد نمبر 2 عبدالمنان بدر ہاشمی برادر موصی

مسل نمبر 34530 میں طارق احمد غالب ولد محمد رفیق شاہد قوم کمبوہ پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے انیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2002-9-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد طارق احمد غالب ولد محمد رفیق شاہد دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد وصیت نمبر 26750 گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد شمس ولد محمد سعید دارالصدر غربی ربوہ

مسل نمبر 34531 میں بشریٰ بیگم سیال زوجہ چوہدری عبدالمنان قوم سیال پیشہ خانہ داری عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2002-9-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ -/2500 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 7 تولے مالیتی -/42500 روپے۔ زرعی زمین رقبہ سوا تین ایکڑ واقع موضع سانگرہ ضلع قصور مالیتی -/325000 روپے۔ مکان واقع 19/7 دارالصدر غربی ربوہ رقبہ ایک کنال مالیتی -/1000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/10000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ بشریٰ بیگم سیال زوجہ چوہدری عبدالمنان دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد وصیت نمبر 26750 گواہ شد نمبر 2 عبدالمنان خاوند موصیہ

مسل نمبر 34532 میں ملک خالد محمود ناصر ولد ملک خلیل احمد عابد قوم اعوان پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2002-9-6 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ملک خالد محمود ناصر ولد ملک خلیل احمد عابد طاہر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 1 ملک طارق محمود برادر موصی گواہ شد نمبر 2 سید عبداللطیف ولد سید عبدالقیوم طاہر آباد ربوہ

مسل نمبر 34533 میں چوہدری منور احمد قمر ولد چوہدری صادق احمد قوم آرائیں پیشہ پرائیویٹ سروس عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2002-6-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان واقع 3/41 فیکٹری ایریا ربوہ رقبہ 5 مرلے مالیتی -/500000 روپے۔ نقد رقم -/400000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت منافع از بینک مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد چوہدری منور احمد قمر ولد چوہدری صادق احمد فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 1 منور محمود کاہلوں وصیت نمبر 19425 گواہ شد نمبر 2 امجد علی وصیت نمبر 32715

مسل نمبر 34534 میں کوثر پروین زوجہ ملک مسعود احمد قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2002-9-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/7000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 4 تولے مالیتی -/24000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ کوثر پروین زوجہ ملک مسعود احمد دارالعلوم جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مقبول احمد خالد ولد محمد اسماعیل دارالعلوم جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 2 خدا یار ولد محمد بخش چک نمبر 35 شمالی ضلع سرگودھا

مسل نمبر 34334 میں عبداللطیف خان ولد عبدالمطلب خان پیشہ ٹیچر عمر 58 سال بیعت 1968ء ساکن کشور گنج بنگلہ دیش بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ .... میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مختلف گھریلو اشیاء مالیتی -/18000 ٹکہ۔ 2۔ زمین رقبہ 12 ڈیسمل واقع بنگلہ دیش مالیتی -/1100000 ٹکہ۔ 3۔ دو منزلہ عمارت واقع بنگلہ دیش مالیتی -/700000 ٹکہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 ٹکہ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ .... سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبداللطیف خان ولد عبدالمطلب خان بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 ابو طاہر بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 2 ایم ڈی ظفر اللہ بنگلہ دیش

مسل نمبر 34535 میں سکینہ بیگم بیوہ رشید احمد صاحب مرحوم قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھنوکے جٹہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2002-8-24 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ -/1000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی ایک تولہ مالیتی -/6000 روپے۔ زرعی زمین رقبہ 5 کنال مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت خورونوش مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ سکینہ بیگم بیوہ رشید احمد صاحب مرحوم گھنوکے جٹہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 شاہد رشید ولد رشید احمد گھنوکے جٹہ گواہ شد نمبر 2 حکیم محمود احمد وصیت نمبر 16544

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری کرم الدین صاحب اکرم مرحوم فیصل ٹاؤن لاہور مورخہ 9 دسمبر 2002ء بروز سوموار وفات پاگئیں۔ آپ کی عمر 72 سال تھی۔ آپ دیندار اور دوسروں کے کام آنے والی خاتون تھیں۔ آپ محترم مرزا محمد شفیع صاحب ریواز گارڈن کی بیٹی اور حضرت مرزا غلام نبی مسگر امرتسری (رفیق حضرت مسیح موعود) کی پوتی تھیں۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اس لئے اگلے روز جنازہ ربوہ لایا گیا بیت مبارک میں بعد نماز ظہر آپ کی نماز جنازہ مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم سید عبدالحی شاہ صاحب ناظر اشاعت نے دعا کرائی۔ مرحومہ مکرم رشید خالد صاحب اور مکرم زاہد شاکر صاحب (یونیورسل سٹیبلائزرز نیلا گنبد لاہور) کی والدہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

درخواست دعا

مکرم نعیم اللہ ملہی صاحب کارکن دفتر وصیت لکھتے ہیں خاکسار کی دادی اماں محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری اللہ رکھا ملہی صاحب دارالنصر غربی الف بہت زیادہ علیل ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال ربوہ کے I.C.U میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی جلد مکمل شفایابی اور صحت وتندرستی والی لمبی زندگی کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

مکرم ملک نصیر احمد صاحب انسپکٹر مال آمد لکھتے ہیں خاکسار کی والدہ محترمہ بعارضہ شوگر اور دل کی تکلیف سے کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ شوگر نے گردوں پر بھی اثر کیا ہے۔

اسی طرح خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم گوہر نصیر احمد کو بھی یرقان کے عارضہ کی تشخیص ہے علاج جاری ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں بیماروں کو کامل شفایابی عطا فرماتے ہوئے صحت اور تندرستی عطا فرمائے۔ آمین

مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی ضلع سکھر لکھتے ہیں خاکسار کی اہلیہ شوگر کی وجہ سے علیل ہیں اس کے علاوہ ٹانگوں پر الرجی کی وجہ سے بھی بہت تکلیف ہے۔ دعا کی درخواست ہے خدا تعالیٰ ہر قسم کی بیماری سے نجات دے اور کامل شفاء والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

ولادت

مکرم شیخ محمد احسن صاحب قائد ضلع لودھراں لکھتے ہیں۔ مکرم ماسٹر لقمان احمد صاحب سابق قائد مجلس چاہ بی بی والا ضلع لودھراں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 27 نومبر 2002ء کو بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام محمد وسیم لقمان تجویز ہوا ہے نومولود مکرم ماسٹر سلیمان احمد صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد چاہ بی بی والا کا پوتا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ بچہ کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ دین کا خادم بنائے اور والدین کیلئے قرۃ العین ہو۔ آمین

سانحہ ارتحال

مورخہ 6 ستمبر 2002ء کو مکرم محمد زاہد صاحب ولد ٹھیکیدار محمد یوسف صاحب سکنہ محلہ سلامت پورہ راہوالی ضلع گوجرانوالہ وفات پاگئے۔ ان کی عمر 21 سال تھی اور والدین کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ دوسرے دن صبح 11 بجے مربی صاحب حلقہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مکرم مختار احمد ملہی صاحب امیر ضلع گوجرانوالہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور مقامی احمدیہ قبرستان میں تدفین ہوئی۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور والدین کو بہن بھائیوں کو اس اچانک صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 1

درج ذیل مضامین پڑھانے کیلئے مرد وخواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔ ملازمت کے خواہش مند اپنی درخواستیں مورخہ 20 دسمبر 2002ء تک صدر صاحب حلقہ کی تصدیق سے زیر خاکسار کو بھجوادیں۔

1- میتھ M.Sc/B.Sc(Double math) کم ازکم سیکنڈ ڈویژن
2- فزکس M.Sc/B.Sc کم ازکم سیکنڈ ڈویژن
3- کیمسٹری M.Sc/B.Sc کم ازکم سیکنڈ ڈویژن
4- بیالوجی M.Sc/B.Sc کم ازکم سیکنڈ ڈویژن
5- جغرافیہ M.Sc/B.Sc کم ازکم سیکنڈ ڈویژن
6- انگلش M.A کم ازکم سیکنڈ ڈویژن۔

درخواست کے ساتھ درج ذیل دستاویزات بھی لف کریں۔ میٹرک، انٹر، بی اے/بی ایس سی اور ماسٹر ڈگری کی مصدقہ نقول اور تدریسی تجربہ کا سرٹیفکیٹ (اگر رکھتے ہوں تو)

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعرات	12-دسمبر	زوال آفتاب :	12-02
جمعرات	12-دسمبر	غروب آفتاب :	5-07
جمعہ	13-دسمبر	طلوع فجر :	5-30
جمعہ	13-دسمبر	طلوع آفتاب :	6-57

بجلی 12 پیسے فی یونٹ سستی نئی وفاقی کابینہ نے اپنے پہلے اجلاس میں عوام کو ریلیف دینے کیلئے بجلی کے نرخوں میں 12 پیسے فی یونٹ کمی کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلے پر فوری عملدرآمد ہوگا۔ کابینہ نے ادویات کی قیمتوں میں کمی کے احکامات بھی جاری کئے۔ آٹے، گھی، چینی اور گیس کی قیمتوں میں کمی کیلئے بھی اقدامات ہونگے۔ اجلاس کے بعد وفاقی وزیر اطلاعات شیخ رشید احمد نے نیوز کانفرنس میں فیصلوں کے بارے میں بتایا کہ گندم کی قیمت میں اضافہ نہیں ہوگا۔ ارکان اسمبلی کو ترقیاتی فنڈز دیئے جائیں گے۔ ساڑھے تین ارب روپے مختص کر دیئے گئے۔ کابینہ نے سارک سربراہ کانفرنس کے سلسلے میں بھارت کے رویے پر افسوس کا اظہار کیا۔

نیب کو فری ہینڈ دینے کا فیصلہ نیب نے بدعنوان سیاستدانوں کے خلاف کارروائی جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ موجودہ منتخب حکومت نے بدعنوانیوں کے خاتمے کے سلسلے میں نیب کو مکمل فری ہینڈ دیا ہے۔ گزشتہ ہفتے کے دوران نیب کی طرف سے وزیراعظم میر ظفر اللہ جمالی کو ایک تفصیلی بریفنگ دی گئی تھی۔ اس بریفنگ میں بھی وزیراعظم نے کرپشن کے خاتمے کیلئے نیب کے ساتھ مکمل تعاون جاری رکھنے کی یقین دہانی کرائی تھی۔ حکومت کی تبدیلی کے باوجود نیب کی کارروائی متاثر نہیں ہوئی اور بدعنوان سیاستدانوں اور بیوروکریٹس کے خلاف کارروائی جاری رکھی جائے گی۔

میاں اظہر کی پارٹی صدارت سے برطرفی کی تحریک پاکستان مسلم لیگ قائداعظم کی مرکزی جنرل کونسل کے 493 ارکان نے پارٹی کے صدر میاں اظہر کے عام انتخابات میں غیر سیاسی وغیر ذمہ دارانہ رویہ، وزیراعظم اوران کی کابینہ کے ارکان کو شدید تنقید کا نشانہ بنانے، پارٹی کی حکومت کو عدم استحکام کا شکار کرنے کی کوشش کرنے کے الزام میں پارٹی کے قائمقام سیکرٹری جنرل سلیم سیف اللہ کو آئین کے آرٹیکل 36، 37 اور 39 کے تحت تحریک عدم اعتماد پیش کردی ہے۔ تحریک عدم اعتماد کیلئے خصوصی اجلاس بلانے کا نوٹس چودھری شجاعت کے بھائی چودھری وجاہت حسین نے سیکرٹریٹ میں دیا۔

کوئٹہ میں دو طیارے تباہ پاک فضائیہ کے دو فائٹر طیارے مستونگ کے قریب فضا میں ٹکرانے سے تباہ ہو گئے۔ پائلٹوں نے پیراشوٹ سے کود کر جان بچالی۔ حادثہ کی فوری طور پر وجہ معلوم نہیں ہوسکی۔

امن کا نوبل انعام امریکہ کے سابق صدر جمی کارٹر کو ان کی کئی عشروں پر محیط عالمی امن کوششوں کیلئے 2002ء کا امن نوبل پرائز دیا گیا ہے۔ نوبل کمیٹی کے چیئرمین نے اوسلو یونیورسٹی ہال میں ان کے خاندان اور ناروے کے بادشاہ ہیرالڈ اور ملکہ سونجا کی موجودگی میں انہیں انعام دیا۔ انعامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے امریکہ کی عراق کے بارے میں پالیسی پر تنقید کرتے ہوئے جمی کارٹر نے کہا کہ عراق کے خلاف خودساختہ جنگ کے ہولناک نتائج برآمد ہوسکتے ہیں۔

عراقی دستاویزات اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے ارکان نے عراق کی فراہم کردہ ہتھیاروں کی دستاویزات کی واحد کاپی معائنہ کاروں کے سربراہ ہینس بلکس کے دفتر سے امریکی اہلکار کے اٹھالے جانے پر سخت احتجاج کیا ہے۔ امریکہ نے 12 گھنٹے دستاویزات اپنے پاس رکھیں۔ سلامتی کونسل کے ارکان میں اس وقت پریشان کن صورتحال پیدا ہوگئی جب انہیں معلوم ہوا کہ امریکی اہلکار دستاویزات اٹھا کر لے گیا ہے۔ برطانیہ نے کہا ہے کہ اسلحہ سے متعلق عراقی دستاویزات درست نہیں نیٹو کا کہنا ہے کہ قراردادوں پر عمل درآمد نہ کرنے پر عراق کے خلاف فوجی کارروائی ہوسکتی ہے۔

عراق پر مارچ میں حملہ ہوگا امریکی فوج کے تین سابق جرنیلوں نے کہا ہے کہ امریکہ مارچ 2003ء میں عراق پر حملہ کرسکتا ہے۔ یہ جنگ صرف 8-9 دن چلے گی۔ جنگ میں برطانیہ، آسٹریلیا، اٹلی، فرانس اور ترکی امریکہ کا ساتھ دیں گے۔

القاعدہ کیلئے بھرتی ہالینڈ سیکرٹ سروس نے کہا ہے کہ القاعدہ تنظیم سے تعلق رکھنے والے اسلامی شدت پسند نوجوانوں کو امریکہ کے خلاف ''مقدس جنگ'' کرنے کیلئے مساجد ہوٹلوں اور جیلوں سے بھرتی کرنے میں کامیاب ہورہے ہیں۔ بھرتی کرنے والے افغانستان اور بوسنیا میں جنگ لڑ چکے ہیں۔ اسلامی شدت پسندی کا خطرہ ہے۔ ''مقدس جنگ'' امریکہ، برطانیہ اور فرانس سمیت دیگر ممالک کے خلاف ہے۔ ہالینڈ کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔

باقی صفحہ 8 پر

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
100% خالص معجون ومرکبات مشروبات وعرقیات نیز جڑی بوٹیاں صاف ستھری
اور بارعائت طلب فرماویں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

بقیہ صفحہ 7

ایران میں طلبہ اور پولیس میں جھڑپیں ایران کے دارالحکومت تہران میں اصلاح پسند طلباء اور پولیس کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئی ہیں- بی بی سی کے مطابق لاٹھیوں اور ڈنڈوں سے پولیس نے تہران میں قائم یونیورسٹی کیمپس میں طلباء پر ہلہ بول دیا جو ایک ریلی نکالنے کی تیاری کررہے تھے-متعدد افراد زخمی ہوگئے اور کشیدگی میں اضافہ ہوگیا-

عراقی معافی عرب لیگ نے عراقی صدر صدام حسین کی جانب سے کویت کے خلاف حملے پر معافی کے اقدام کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ کویت پرانی رنجش بھلا دے-عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل امر موسیٰ نے کہا ہے کہ موجودہ صورتحال میں احتیاط سے کام لینے کی ضرورت ہے-

انسانی حقوق کی خلاف ورزی اقوام متحدہ کی جانب سے حقوق انسانی کے عالمی دن پر ہیومن رائٹس واچ کے سربراہ نے کہا کہ عالمی برادری انسانی حقوق کی خلاف ورزی کرنے والے نظام کو چلانے میں مدد دے رہی ہے- وسط ایشیائی ریاستوں میں عالمی برادری جو کردار ادا کررہی ہے اس کے نتیجے میں ان ملکوں میں جمہوری اصلاحات کے وعدے وفا نہیں ہوسکے-امریکہ اپنے فوجی مفادات کی خاطر ان ملکوں میں عسکری اصلاحات کیلئے دباؤ ڈالنے سے گریز کررہا ہے-

برازیل میں سمندری طوفان برازیل میں سمندری طوفان کے باعث مٹی کے تودے گرنے سے 39-افراد ہلاک ہوگئے جبکہ بارشوں اور سیلاب کے باعث 18 ہزار افراد بے گھر ہوچکے ہیں- درخت اور کھمبے گرنے سے نظام زندگی مفلوج ہوگیا ہے-

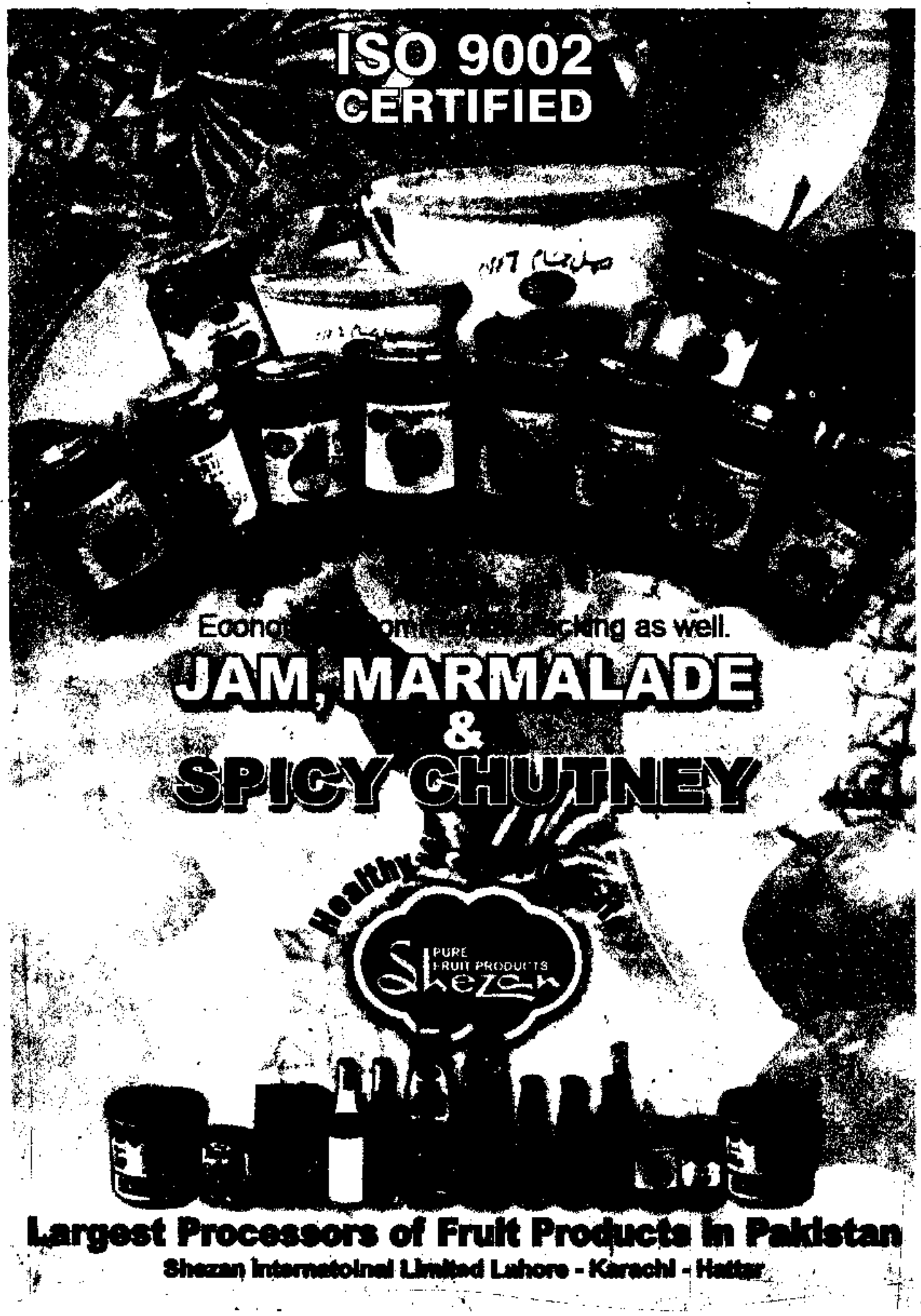

اٹلی میں دوسالہ ماسٹرز پروگرام

عبدالسلام انٹرنیشنل سینٹر فار تھیوریٹیکل فزکس TRIESTE اٹلی اور انٹرنیشنل سکول فار ایڈوانس سٹڈیز (SISSA) نے دو سالہ ماسٹرز پروگرام Modeling and Simulation of Complex Realities اس کا آغاز اکتوبر 2003ء میں ہوگا- اس کا پہلا سال عبدالسلام انٹرنیشنل سینٹر فار تھیوریٹیکل فزکس میں ہوگا اور کامیاب ہونے والے طلبہ کو ڈپلومہ دیا جائے گا- دوسرا سال مختلف ادارہ جات اور انڈسٹریز میں پروجیکٹ پر کام کرتے ہوئے گزارا جائے گا-اس پروگرام میں داخلہ کی زیادہ سے زیادہ عمر 28 سال ہے اور داخلہ کیلئے فزکس-میتھ-کمپیوٹر سائنس یا انجینئرنگ میں ماسٹرز ہونا لازمی ہے-اس پروگرام کے بارے میں مکمل معلومات اس انٹرنیٹ ایڈریس سے حاصل کی جاسکتی ہیں-

www.ictp.trieste.it/~mastercr

E-mail:-mastercr@ictp.trieste.it

(نظارت تعلیم)

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61

شادابی
خون صاف کرتی اور خون پیدا کرتی ہے
ناصر دواخانہ
Ph: 04524-212434, Fax: 213966

کیٹرنگ اینڈ ٹینٹ سروس
خوشی کے مواقع پر مناسب ریٹ کے ساتھ نئی ورائٹی دستیاب ہے-
غمی کے موقع پر پہلے دن کے سامان کی چارجنگ (فری)
173-172 بنک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور
فون:5832655 موبائل:0303-7558315

قائم شدہ 1952
خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
★ ریلوے روڈ فون- 214750
★ اقصیٰ روڈ فون- 212515
SHARIF JEWELLERS